بی امّاں

ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی برابر کا حصہ لیا۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی والدۂ محترمہ بی امّاں کا نام اس سلسلے میں مثال کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔ بی امّاں کی ولادت 1852 میں ہوئی تھی۔ ان کے والد کا نام مظفر علی تھا۔ ان کا تعلق رئیسوں اور منصب داروں کے خاندان سے تھا۔ یہ

خاندان امروہہ کا رہنے والا تھا۔ 1857 میں اس خاندان نے طے کیا کہ اگر دہلی اور میرٹھ کی طرح امروہہ میں بھی آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی تو ہم انگریز حکومت کے خلاف کھڑے ہوجائیں گے اور اپنی حکومت قائم کرلیں گے۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ بی امّاں کے خاندان میں ہمیشہ سے اپنے وطن سے محبت پائی جاتی تھی۔

بی امّاں نے بچپن ہی سے ملک کی تباہی دیکھی تھی اور انگریزوں کے مظالم کی داستانیں بھی بزرگوں سے سن رکھی تھیں۔ اس کے نتیجے میں انگریز حکمرانوں سے انھیں نفرت ہوگئی۔ شوہر کے انتقال کے بعد بچوں کی نگرانی ان کے سپرد ہوئی۔ محمد علی دو سال کے تھے اور شوکت علی کچھ بڑے تھے۔ بی امّاں نے ان دونوں بھائیوں کی تربیت اس ڈھنگ سے کی کہ آگے چل کر محمد علی اور شوکت علی نے انگریز حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔ بی امّاں نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے اپنا زیور بھی رہن رکھ دیا۔ وہ چاہتی تھیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دونوں بھائی انگریزوں کی ظالم حکومت کے خلاف جدوجہد کریں اور ان کی یہ مبارک خواہش پوری بھی ہوئی۔

© NCERT not to be republished

مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی (جو علی برادران کے طور پر جانے جاتے ہیں) انھوں نے قلم اور زبان کے ذریعے انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی۔ بی امّاں برابر اپنے بچوں کے ساتھ رہیں اور ان کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ جب علی برادران جیل میں ڈال دیے گئے اور کچھ لوگ انگریزوں سے سمجھوتے کی بات کرنے لگے تو بی امّاں نے کہا:

''گورنمنٹ یہ جان لے کہ اپنی تکلیفوں سے بچنے کے لیے اگر وہ (علی برادران) کسی ایسی بات کا اقرار کرلیں گے جو ان کے مذہبی احکام یا ملکی فائدوں کے ذرا بھی خلاف ہو تو مجھے یقین ہے کہ اللہ پاک میرے قلب

کو اتنی مضبوطی اور ان سوکھے جھرّیاں پڑے ہاتھوں میں اتنی طاقت دے گا کہ میں اسی وقت ان دونوں کا گلا گھونٹ دوں گی۔''

بی امّاں کے اس بیان سے ان کی حوصلہ مندی، جرأت، مذہب اور وطن سے گہری محبت صاف ظاہر ہوتی ہے۔

مارچ 1924 میں بی امّاں کی طبعیت خراب ہوگئی۔ انھیں امروہے سے فوراً رام پور لایا گیا۔ علی برادران اپنی ماں سے ملنے کے لیے رام پور آئے لیکن انگریز حکومت نے انھیں ریلوے اسٹیشن پر روک دیا۔ جب اس کی خبر بی امّاں کو ملی تو وہ خود بیماری کی حالت میں اسٹیشن آ گئیں اور اصرار کیا کہ میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلوں گی۔ مجبوراً ان کو دہلی لایا گیا۔ ان کی خواہش تھی کہ ہندوستان کی آزادی اور ہندو مسلم اتحاد کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آخر بی امّاں اسی خواہش کو لیے ہوئے 13/نومبر 1924 کو اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

بی امّاں کے پیغام کو کسی شاعر نے اس طرح بیان کیا ہے ؎

بولیں امّاں محمد علی کی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو

معنی یاد کیجیے

جدوجہد	:	شدید اور لگاتار کوشش
ولادت	:	پیدائش
منصب دار	:	عہدے دار
مظالم	:	ظلم کی جمع ، زیادتی کرنا ، ستانا
سپرد کرنا	:	حوالے کرنا
تربیت	:	پرورش
رہن	:	گروی ، کسی چیز کو دوسرے کے پاس پیسہ لے کر کچھ مدت کے لیے رکھنا
اقرار	:	ماننا ، تسلیم کرنا
جرأت	:	ہمّت
اتّحاد	:	ایکا ، میل جول
نگرانی	:	دیکھ بھال ، حفاظت

سوچیے اور بتائیے۔

1. بی امّاں کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
2. بی امّاں کے خاندان میں وطن سے محبت کس بات سے ظاہر ہوتی ہے؟
3. انگریزوں سے سمجھوتے کی بات پر بی امّاں نے کیا کہا تھا؟
4. شوہر کے انتقال کے بعد بی امّاں نے اپنے بچوں کی پرورش کس طرح کی؟
5. علی برادران بی امّاں سے ملنے رام پور گئے تو انگریزوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
6. بی امّاں کی آخری خواہش کیا تھی؟

© NCERT not to be republished

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

آزادی   نفرت   اقرار   رئیس   شروع   مبارک

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

بزرگ   اصرار   تربیت   رخصت   حوصلہ   خواہش

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. مولانا محمد علی جوہر کی والدہ ________ کے طور پر جانی جاتی تھیں۔
2. بی امّاں کا تعلق ________ اور ________ کے خاندان سے تھے۔
3. انگریزوں کے ________ کی داستانیں بھی ________ سے سن رکھی ہیں۔
4. علی برادران نے ________ کے ذریعہ انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی۔
5. انگریز حکومت نے انھیں ________ پر روک دیا۔
6. ہندوستان کی آزادی اور ________ کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

عملی کام

- اس سبق میں ایک مرکّب لفظ ''منصب دار'' ہے جس کے معنی ہیں ''عہدے دار''۔ اس طرح لفظوں کے آگے 'دار' لگا کر پانچ نئے الفاظ بنائیے۔
- بی امّاں کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- یہ سبق بی امّاں اور ان کے دو بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے ایثار و محبت اور قربانی کا درس دیتا ہے۔

© NCERT not to be republished

- اس سبق کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بی امّاں اپنے ملک کی آزادی کے لیے کتنی فکرمند تھیں اور بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار رہتی تھیں۔
- بی امّاں کا بیماری کی حالت میں اپنے بیٹوں سے ملنے خود اسٹیشن پہونچ جانا ان کی جرأت مندی کا پتہ دیتا ہے۔
- مسلمانوں کی تاریخ میں خلافت کا مطلب یہ ہے کہ سیاست میں بادشاہت نہیں ہوتی۔ یہاں حکمراں کو خلیفہ کہا جاتا ہے۔ خلیفہ کے معنی جانشین یا نائب کے ہیں۔ خلیفہ اپنا حکم نہیں چلاتا۔ وہ زمین پر خدا کا نائب ہوتا ہے اس لیے خدا ہی کا حکم چلاتا ہے۔ اسی کو خلافت کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished